

## 3408- ایسی عورتوں کے قصے جنہوں نے قبول اسلام کے بعد اپنے کافر خاوندوں کو چھوڑ دیا

سوال

مجھے یہ علم ہے کہ مسلمان عورت کسی کافر سے شادی نہیں کر سکتی، ایک بن اسلام لانے والوں کی فرست میں شامل ہو کر اسلام قبول کر چکی ہے اور یہ پوچھتی ہے کہ وہ اپنے غیر مسلم خاوند کے بارہ میں کیا کرے جس نے اسے بغیر کسی مشکل کے اسلام قبول کرنے کی اجازت دی اور یہ بھی کہا کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت بھی اسلامی طریقے پر کرے لیکن جب اس نے ہم سے پوچھا تو ہم نے اسے جواب دیا یا تو اس کا خاوند اسلام قبول کر لے یا پھر وہ اس چھوڑ کر علیحدہ ہو، لیکن افسوس کچھ لوگ یہ تسلیم نہیں کرتے میں آپ سے گزارش ہے کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پیش آنے والے واقعات بھیجیں جن میں مسلمان عورتوں نے اپنے مشرک خاوندوں سے علیحدگی کر لی میرے اعتقاد میں یہ ہی ایک ایسا وسیلہ ہے جس سے یہ لوگ مطمئن ہوں گے کہ کسی بھی مسلمان عورت کے لیے حلال اور جائز نہیں کہ وہ کسی ایسے غیر مسلم کی عصمت میں رہتے ہوئے اس کی بیوی بنی رہے اگرچہ وہ اس کے قبول اسلام میں مشکلات نہ بھی ڈالے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

1- مسلمان عورت کا غیر مسلم کے نکاح کے متعلق جو کچھ سوال میں کہا گیا ہے اس پر کوئی غبار نہیں اور وہ صحیح ہے۔

۱- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور مشرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتیں نہ دو حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں تو پھر نکاح کر دو﴾ البقرة (221)۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

قوله تعالیٰ ﴿اور نکاح میں نہ دو﴾ یعنی مسلمان عورت کا مشرک کے ساتھ نکاح نہ کرو، اور امت کا بھی اس پر اجماع ہے کہ مشرک شخص کبھی بھی مومن عورت کا خاوند نہیں بن سکتا اس لیے کہ اس میں اسلام پر عیب اور نقص ہے۔ تفسیر القرطبی (72/3)۔

ب- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿یہ عورتیں ان کے لیے اور نہ ہی وہ مردان عورتوں کے لیے حلال ہیں﴾ الممتحنة (10)

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں :

مشرک یا عیسائی عورت جب مسلمان ہو اور وہ ذمی یا حربی کافر کی بیوی ہونے کے متعلق بیان کا باب ہے۔

عبدالوارث خالد سے اور وہ عکرمہ سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا :

اگر عیسائی عورت اپنے خاوند کے اسلام قبول کرنے سے کچھ دیر قبل اسلام قبول کر لے تو وہ اس پر حرام ہوگئی۔۔۔

اور امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ :

اگر خاوند بیوی کی عدت کے اندر اندر مسلمان ہو جائے تو وہ اس سے شادی کر سکتا ہے

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

**﴿وَنَزَّهَ (مُسْلِمَانِ عَوْرَتَيْنِ) اِنْ (كَافِرُوْنَ) كَ لِيْهِ حَلَالٌ هِيَ وَهِيَ كَافِرَةٌ اِنْ عَوْرَتُوْنَ كَ لِيْهِ حَلَالٌ هِيَ﴾**

اور حسن بھی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے :

حسن اور قتادہ رحمہما اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ : مجوسی میاں بیوی دونوں مسلمان ہو جائیں تو وہ اپنے نکاح پر ہی رہیں گے اور اگر ان میں سے ایک بھی پہلے مسلمان ہو اور دوسرا انکار کر دے تو ان کی آپس میں جدائی ہوگی اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔

صحیح بخاری، دیکھیں فتح الباری (421/9)۔

2- ذیل میں چند ایک مثالیں پیش کی جاتی ہیں :

1- دور جاہلیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ابوالعاص بن ریح کے ساتھ ہوئی تو جب زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کیا تو نکاح فسخ ہونے کی بنا پر اپنے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئیں اور جب ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسلام قبول کر لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف واپس کر دیا۔

دیکھیں سنن ترمذی حدیث نمبر (1143) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2240) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2009)۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسند احمد (1879) اسے صحیح قرار دیا اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اس کی سند کوئی حرج نہیں۔

اس میں صحیح مسئلہ یہی ہے کہ ایسی صورت میں خاوند کو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔

اور اگر وہ اس کے نکاح میں ہی ہو تو پھر خاوند اس کا زیادہ حق دار ہے لیکن اگر عدت گزر جائے تو بیوی آزاد ہے کہ وہ خاوند کے مسلمان ہونے کے بعد اس کے پاس جائے یا کسی اور سے نکاح کر لے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے :

اہل علم کے ہاں اس حدیث پر عمل یہ ہے کہ جب بیوی خاوند کے قبل اسلام قبول کر لے اور خاوند بعد میں اس کی عدت کے اندر اندر مسلمان ہو جائے تو اس کا خاوند زیادہ حق دار ہے۔

امام مالک بن انس، امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول بھی یہی ہے۔ دیکھیں سنن ترمذی حدیث نمبر (1142)

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں :

اگر کافرہ عورت مسلمان ہو جائے اور اس کی عدت کے اندر اندر خاوند مسلمان نہ ہو تو علماء اس پر متفق ہیں کہ اس کے خاوند کا اپنی بیوی پر کوئی حق نہیں۔ دیکھیں : التہذیب (23/12)۔  
حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

لیکن جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دلالت کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اس حالت میں نکاح موقوف ہوگا، اگر تو عدت ختم ہونے سے قبل خاوند بھی مسلمان ہو جائے تو وہ اس کی بیوی ہے  
لیکن اگر عورت کی عدت ختم ہو جائے (اور خاوند مسلمان نہ ہو) تو بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ جس سے چاہے نکاح کر لے، اور اگر چاہے تو وہ اس کے اسلام قبول کرنے کا انتظار کرے  
اور قبول اسلام کے بعد اس سے تجدید نکاح کے بغیر اس کی بیوی ہوگی۔ زاد المعاد (137/5-138)۔

2- اور طلحہ بن عبید اللہ کی بیوی اروی بنت ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب اسلام قبول کرنے کی وجہ سے خاوند سے علیحدہ ہو گئی پھر انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد خالد بن سعید بن عاص  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شادی کر لی اور وہ بھی کافر سے مسلمان ہو چکے تھے اور اپنی کافرہ بیوی کو چھوڑا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دی۔  
تفسیر قرطبی (65/18-66)۔

3- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی تو ان کا مہر ہی اسلام تھا۔

ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبل مسلمان ہوئی تھی تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں شادی کا پیغام بھیجا تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں :  
اگر اسلام قبول کر لو تو میں تیرے ساتھ نکاح کر لیتی ہوں لہذا ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسلمان ہو گئے تو ان کے درمیان یہی مہر تھا۔ سنن نسائی حدیث نمبر (3340)۔

4- اور اسی طرح ولید بن مغیرہ کی بیٹی اور جو کہ صفوان بن امیہ کی بیوی تھی خاوند سے پہلے مسلمان ہو گئی اور صفوان بن امیہ بعد میں مسلمان ہوئے تو ان کی بیوی واپس آ گئی۔ موطا امام مالک  
حدیث نمبر (1132)۔

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں :

اس حدیث کا مجھے تو علم نہیں کہ کسی صحیح طریق سے یہ متصل ہو اور یہ حدیث اہل سیرت کے ہاں معروف و مشہور ہے، اور ابن شہاب اہل سیرت کے امام اور عالم ہیں اور اسی طرح امام  
شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ بھی۔

ان شاء اللہ اس حدیث کی شہرت سند سے زیادہ قوی ہے۔ التہذیب (19/12)۔

5- اور ام حکیم بنت حارث بن ہشام جو عکرمہ بن ابوجہل کی بیوی تھی مسلمان ہو گئی تو ان کا نکاح فسخ ہو گیا، پھر عدت کے اندر ہی عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی مسلمان ہو گئے تو وہ اپنے  
خاوند کے پاس آ گئیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ (107/4)۔

واللہ اعلم۔